O

مجھے گریز نہ تجھ سے نہ تیرے درد سے ہے
یہ میرے دل کی اداسی اک اور فرد سے ہے

اداسیاں ہیں کچھ ایسی کہ اپنی نسبتِ دل
ٹھٹھرتی شام سے اور ایک شاخِ زرد سے ہے

غمِ فراق نے یہ کیا کِیا کہ اب کے قرار
وصالِ یار سے بڑھ کر وصالِ درد سے ہے

https://emad-ahmad.com/

مگر وہ غم کہ جو اس نے ہمارے نام کیا
مگر وہ سوگ جو اس کی نگاہِ سرد سے ہے

تمہارے ساتھ بھی تنہائیوں میں جیتا تھا
تمہارے بعد بھی نسبت تمہاری گرد سے ہے

مَیں اس کو کھونے سے پہلے نہیں سمجھ پایا
کہ ساری رونقِ دنیا اس ایک فرد سے ہے

وہ ہر پڑاؤ کو منزل کا نام دیتا ہے
معاملہ ہی مرا ایسے رَہ نورد سے ہے

عماد آج مزا آئے گا عداوت کا
کہ آج سامنا اپنا جوان مرد سے ہے

https://emad-ahmad.com/